69814 ـ قالين وغيره كى فہرست اور ايك سال تك بغير مشكل پيدا كيے اكٹھے رہنے كى شرط

سوال

بيوى كو قالين اور بستر وغيره كى فہرست لكھى گئى اور شرط يہ ركھى گئى كہ اگر وہ ايك برس تك بغير كسى مشكل پيدا كيے اس كے ساتھ رہے گى تو يہ اسے ديے جائينگے، ليكن پہلے مہينہ سے ہى بيوى نے اس شرط پر عمل نہ كيا اور ہر بار وہى عورت ہى غلط ہو گى، تو يہ فہرست بطور امانت ركھنے والا شخص كيا موقف اختيار كرے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

يہ فہرست دو حالتوں سے خالى نہيں:

پہلى حالت:

يا تو يہ مہر كے ساتھ ملحق ہے، جيسا كہ بعض علاقوں ميں ہوتا ہے، تو اس طرح سونا يا نقدى وغيره جو كچھ بيوى كو ديا جاتا ہے وہ سب مہر ہو گا، اور جو سامان كى فہرست لكھى جاتى ہے وہ اس مبلغ اور رقم ميں مؤخر طور پر اضافہ ہو گى، لہذا اگر معاملہ ايسا ہى ہے اور يہ فہرست مہر كے ساتھ ملحق تھى تو يہ مہر ميں اضافہ ہے جو ايك شرط كے ساتھ معلق ہے، وہ يہ كہ اگر بيوى ايك برس تك خاوند كے ساتھ بغير كسى مشكل كے رہے گى تو يہ ادا كى جائيگى، اور مہر كو كسى شرط پر معلق ركھ كر زيادہ كرنے ميں فقہاء كرام كا اختلاف ہے، كچھ تو اسے جائز قرار ديتے ہيں اور كچھ اس كو ممنوع كہتے ہيں.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ نے اس شرط كے جواز كو اختيار كيا ہے جب كہ اس كى غرض اور مقصد صحيح ہو، اور بلاشك و شبہ بيوى كا اپنے خاوند كے ساتھ حسن معاشرت سے رہنا ايك صحيح مقصد اور اچھى غرض ہے، تو اس بنا پر يہ شرط صحيح ہو گى اور اگر وہ اس شرط پر پورى نہيں اترتى تھى تو آپ كے ليے اسے سامان كى فہرست ميں لكھا گيا سامان دينا لازم نہيں.

ديكھيں: الشرح الممتع (12 / 268 ـ 270).

دوسرى حالت:

یہ فہرست مہر کے ساتھ ملحق نہ ہو، بلکہ یہ خاوند کی جانب سے ہبہ اور انعام ہو جو اس نے ایک برس کے دوران بیوی کا کوئی مشکل اور اختلاف پیدا نہ کرنے کے ساتھ مشروط ہو.

اور کسی شرط کے ساتھ معلق ہبہ صحیح ہے، اور یہ اس وقت ہی لازم ہو گا جب شرط پوری ہو، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہی اختیار کیا ہے .

دیکھیں: الانصاف (7 / 133).

حاصل یہ ہوا کہ: بیوی اس سامان کی مستحق نہیں کیونکہ اس نے شرط پر عمل نہیں کیا، چاہے سامان کی وہ فہرست مہر کے ساتھ ملحق تھی یا پھر خاوند کی جانب سے ہبہ تھا.

لیکن .... جب تنازع پیدا ہو جائے اور بیوی یہ دعوی کرے کہ اس نے شرط پوری کی ہے، اور اس میں کمی و کوتاہی تو خاوند کی جانب سے تھی، تو یہاں معاملہ کو شرعی عدالت میں پیش کرنا ضروری ہے، یا پھر کسی ایسے شخص کے سامنے رکھا جائے جو ان دونوں کے مابین فیصلہ کرے اور تنازع کو ختم کرائے.

واللہ اعلم.